ریاست کے قیام، اس کی بقا اور استحکام کے پہلو سیرت رسول اللہ کے آئینے میں سامنے آتے ہیں۔ جو افراد اور گروہ آج دعوت جہاد اور ہجرت کے مراحل سے گزر رہے ہیں، ان کے لیے اس میں بڑی عملی رہنمائی ہے۔ نبی پاکؐ کے حقیقی نام لیوا وہی ہیں جو امت وسط کے مقام کو پہچان کر وہی دعوت لے کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو اللہ کے رسولؐ لے کر آئے تھے اور سنت الٰہی کے مطابق پھر انھی مراحل سے گزر رہے ہیں۔ جو دین کے لیے جدوجہد نہیں کرتے، ان کے لیے قرآن اور سیرت کا بیشتر حصہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ سیرت کا اس انداز سے مطالعہ سید مودودیؒ کا ہی حق تھا جو خود اس صدی میں اس پیغام کو لے کر اٹھے۔

اس کتاب کی تحریریں تفہیم القرآن سے اخذ کی گئی ہیں لیکن کہیں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے، نہ انتخاب کرنے اور ترتیب دینے والے کا کوئی تذکرہ ہے۔ یہ تاثر ملتا ہے کہ جیسے یہ مولانا کی اپنی مستقل بالذات تصنیف ہے۔ تبصرہ نگار کے علم میں اسی عنوان سے اس نوعیت کی ایک کتاب ہے جسے ۶۰ کے عشرے میں پروفیسر خورشید احمد اور احمد انس نے مرتب کیا تھا اور ادارہ مطبوعات طلبہ نے شائع کیا تھا۔ یہاں تو یہ پھر شائع نہیں ہوئی لیکن غالباً اسی کو بھارت میں "جملہ حقوق بحق ناشر" کی صراحت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ تفہیم القرآن کی تکمیل کے بعد محض واقعات سیرت کے حوالے سے سیرت کی ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں ضمنی اور اضافی مباحث نہ ہوں اور قاری براہ راست حیات طیبہ کے مراحل سے واقف ہو اور اس کے اندر اس قافلے کا شریک سفر ہونے کا جذبہ بیدار ہو (مسلم سجاد)۔

محمود اعظم فاروقی حیات و خدمات، مرتبہ: ندیم اشرف۔ ملنے کا پتا: ۸۵ ڈی شمالی ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۳۰۰۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

اسے ایک اچھی روایت ہی قرار دینا چاہیے کہ وفات کے بعد جلد ہی تحریک اسلامی کے رہنماؤں کی حیات و خدمات کے بارے میں مجموعے شائع ہو جائیں اور کسی بہتر اور جامع چیز کے انتظار میں اس طرح کے تذکرے کو ملتوی نہ رکھا جائے۔ ہر انسان کی زندگی میں دوسروں کے لیے رہنمائی اور سیکھنے کا سامان ہوتا ہے لیکن جس شخصیت نے قائد کی حیثیت سے بھرپور اجتماعی زندگی گزاری ہو، اس سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ ندیم اشرف نے فاروقی صاحب مرحوم کے بارے میں اعزہ کے تاثرات، قومی رہنماؤں کی تحریرات، اور تحریکی ساتھیوں کے مشاہدات اور اخبارات و رسائل میں ان کے انتقال کے موقع پر شائع ہونے والے تمام مضامین بڑی محنت سے یکجا کر دیے ہیں۔

ان میں فاروقی صاحب کی باغ و بہار شخصیت کی سب ہی جھلکیاں نظر آ جاتی ہیں۔ معاملات میں ان کا رویہ، تحریک کے لیے قربانی اور خدمت، اور ان کے لطائف وغیرہ۔ ہفتے میں ایک دن وہ اپنے دفتر سے جماعت کے دفتر جانے کے بجائے، گھر آکر اہل و عیال کے ساتھ وقت گزارتے، اس سے خود بھی مسرت محسوس کرتے اور اہل خانہ بھی خوش ہوتے۔